مطبوعات

جامِ سفال | از قلم محمد ابن الحسن سید۔ ناشر: یوسف اختر۔ ملنے کا پتہ: قوسِ کمیونیکیشنز، میاں چیمبرز۔ ٹمپل روڈ، لاہور۔ کاغذ نفیس، طباعت اصلی آفسٹ، جلد مضبوط، سرورق سادہ (بس گویا جامِ سفال)۔ اس دلہن جیسی کتاب کی قیمت صرف ۳۰/- روپے۔

یہ کتاب ہاتھوں میں آئی اور چار سطریں پڑھیں تو وہ کیف و سرور ملا جو کبھی کبھار خود کوئی اچھی چیز لکھ کر ملتا ہے۔ باتیں ادبی اور باتوں کا مرکز وہ جو جانِ ادب ہے، جس کے شعور کے بغیر ادب پیدا ہی نہیں ہوتا۔ وہ پہلا ادیب، پہلا مصنّف، پہلا تخلیق کار۔ ہم جو ادب پڑھتے ہیں اس پر کبھی جنس سوار ہوتی ہے، کبھی دولت سوار ہوتی ہے، کبھی "مَیں" سوار ہوتی ہے اور مدعا حاصل ہوتا ہے محض تفریح! اور تفریح بھی بالآخر ایسی نکلتی ہے جیسے اُسے مروڑ لگے ہوتے ہوں۔ اس گندے سمندر میں یہ کتاب ایک جزیرہ سکون بن کر نمودار ہوئی۔

کمال ہے کہ ادب بھی پورے زور کا ہے، لفظ لفظ کشش دار، ساتھ ہی یہ خوبی کہ "ہم نے جو بات بھی چھیڑی کبھی احباب کے ساتھ ـــــ پھر پھرا کر وہ اسی دردِ نہاں تک پہنچی"۔ دل و جان فدا اُس "دردِ نہاں" پر جس میں محمد ابن الحسن اور ان کے کئی ہوا خواہ شریک ہیں۔

ترجمان کے صفحات میں تبصرے بہت ہی مختصر ہوتے ہیں، خصوصاً ادبی و شعری کتب کا تو حق کیا ادا ہوگا، تلغرافی طرز کے چند کلمات کا اجمال باعثِ توہین ہی ہوتا ہوگا۔ مگر مجبوری!

معذرت کے ساتھ مصنف کے چند جملے:۔

ـــ ڈھاکہ سے مجھے ۱۹۷۱ء کے ہنگاموں کے دوران ایک صاحب نے جن کا مکان بلوائیوں نے لوٹ لیا تھا، اپنے نقصانات کے متعلق لکھا تو اُن کے خط میں ایک جملہ یہ بھی تھا:

"اِن چیزوں کے علاوہ میری بیٹی کے اسّی جوڑے جوتے بھی تھے، انہیں بھی لٹیروں نے نہیں چھوڑا۔"